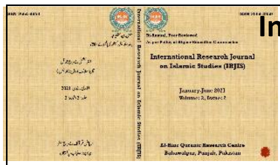

International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

عدالتِ رواۃ سے متعلق محدثین کے اختلافات کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Differences of the Muhadditheen regarding the Adalat-e-Rawa'at

1. Muhammad Rizwan,

Ph.D. Scholar,
Department of Islamic Studies, UOL, Lahore, Punjab, Pakistan
Email: rizwan4699@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-9257-3679

2. Dr. Shahzada Imran Ayub,

Assistant Professor,
Department of Islamic Studies, UOL, Lahore, Punjab, Pakistan
Email: drhfzimran@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-5840-1646

To cite this article: Muhammad Rizwan and Dr. Shahzada Imran Ayub. 2022. "عدالتِ رواۃ سے متعلق محدثین کے اختلافات کا تجزیاتی مطالعہ: An Analytical Study of the Differences of the Muhadditheen regarding the Adalat-e-Rawa'at". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 4 (Issue 1), 270-281.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 4 || January - June 2022 || P. 270-281
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-4-1-21
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.04.01.u21
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	10 June 2022
License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

Fairness and a strong memory are essential for any narrator (narrator) to accept a hadith. Unfair behavior is considered the negation of acceptance of Hadith. The Adil (narrator) is the Ravi who performs his religious rights and responsibilities (duties) and persists in his words, deeds, action and character. He adorns virtues like truthfulness, purity, Murwwat and taqwa (piety) and be avoided polytheism, heresy, innovation, disobedience and immoral acts. In the countless books of Jrah-o-Tadeel and Asool-e-Hadees, Aimah (Jrah-o-Tadeel) mentioned the causes of Ta'an (Asbab-e-Ta'an) about the fair behavior of the Ravi. If these defects are found, the fairness of Ravi will be trampled and narration (Rawayat) will not be accepted. But

Mohaddethin disagreed with the acceptance and rejection of the narration of Ravi in some matters about the causes of Ta'an i.e. the minimum age of Ravi for the accuracy of Sama-e-Hadees, ruling on repentance from falsehood in Hadees-e-Rasool, ruling on the Ravi when he seeks wages for a description of hadith, ruling on the narration of Ravi if rejects the hadith his Sheikh (teacher), ruling on the Ravi who adopts the innovation, ruling on the narration of the Ravi who is Majhool-ul-Hal, etc. These issues on which Muhaddathin had made differences and described the different opinions and views regarding the acceptance and rejection of Ravi's narration. The statement has been clarified in the light of arguments by examining the reasons for their differences.

Keywords: Jrah-o-Tadeel, Asool-e-hadees, Asbab-e-ta'an, Sama-e-hadees, Majhool-ul-hal

1. تعارف:

کسی بھی راوی کی روایت کو قبول کرنے اور اس کی صحت کے لئے ائمہ حدیث نے جو شرائط مقرر کی ہیں ان میں راوی کا عادل اور ضابط ہونا بھی بنیادی شرائط ہیں جس راوی میں یہ دونوں شرائط پائی جائیں اس پر ثقہ ہونے کا اطلاق ہوتا ہے اور اس کی حدیث قابلِ حجت تصور کی جاتی ہے۔ متقدمین ائمہ حدیث نے اگرچہ ان شرائط کے نام تو ذکر نہیں کیے لیکن اپنے اقوال میں ان شرائط کی طرف اشارہ ضرور فرمایا: جیسا کہ سیدنا عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں: "غافل شیخ سے حدیث نہیں لکھی جائے گی"۔1

امام مالک فرماتے ہیں: چار طرح کے لوگوں سے علم حدیث نہیں لیا جائے گا: ایسا بدعتی جو لوگوں کو اپنی بدعت کی طرف بلائے، جس کی بیوقوفی واضح ہو خواہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ روایت کرنے والا ہو، جو عام لوگوں سے جھوٹ بولتا ہو خواہ نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر جھوٹ بولنے کا الزام اس پر نہ ہو، ایسا شخص جو بڑا عبادت گزار اور فضل والا ہو لیکن جو حدیث بیان کر رہا ہو اسے جانتا نہ ہو۔2

امام احمد سے جب پوچھا گیا کہ کس سے حدیث لکھی جائے تو آپ نے فرمایا: "تین طرح کے لوگوں کے علاوہ سب سے حدیث نقل کی جائے گی: ایسا بدعتی جو اپنی بدعت کی طرف لوگوں کو بلائے، کذاب، اور ایسا آدمی جو حدیث میں غلطیاں کرے اگر اسے غلطی بتائی جائے تو اسے قبول نہ کرے"۔3

عبد اللہ بن زبیر الحمیدی فرماتے ہیں "اگر کوئی یہ کہے کہ وہ کون سی چیز ہے کہ جو حدیث یا راوی میں ظاہر ہو تو اس کی روایت کو قبول نہیں کیا جائے گا تو ہم کہیں گے کہ حدیث کی سند میں ایسا آدمی ہو جس سے جھوٹ بولنا ثابت ہو یا اس پر جرح کی گئی ہو یا فحش غلطیاں کرنے والا ہو تو ایسے شخص کی روایت کو رد کر دیا جائے گا"۔4

امام شافعی فرماتے ہیں: "کسی راوی کی حدیث سے حجت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اس میں یہ امور جمع نہ ہوں:

حدیث کو بیان کرنے والا دین میں ثقہ ہو، حدیث میں اس کا سچ معروف ہو، جو بیان کر رہا ہو اسے سمجھنے والا ہو، الفاظِ حدیث کے معانی جاننے

1 Al-Khateeb Al-Baghdadi,Abu Bakar Ahmid bin Ali ,Al-Kifaayah fi ilm al-riwaayah,Tahqeeq,Abu Abdullah Al-Soorqi(Madina:Maktaba ilmia)P:148.
2 Al-Ramhurmazi,Abu Muhammad Al-hasn bin Abdurrhman,Al-Muhadis ul fasil baien al-ravi wal waie,Tahqeeq:Muhammad Khateeb Al-Ajjaj (Beirut: Maktaba Dar ul fikr, Taba soom 1404H)P:403.
3 Ibn Rajab,Zain Al-deen Abdurrhman bin Ahmid bin Rajab,Sharh Elal Al-Tirmadhi, Tahqeeq:Dr Hammam Abdurraheem Saeed(Urdan:Maktaba Al-Manar,Taba Awwl 1407H)1/400.
4 Ibn e abi Hatim,Abu Muhammad Abdurrhman bin Muhammad Al Tamemi,Al–jarho wa al-tadeel(Beirut:Dar Ahya al-turas al-Arabi,Taba awwl1271H)2/33.

والا ہو، حدیث کو جن الفاظ میں سنے اس طرح بیان کرنے والا ہو اور حدیث بالمعنی بیان نہ کرے، اگر اپنے حفظ سے بیان کرے تو اسے یاد رکھنے والا ہو، اگر اپنی کتاب سے روایت کرے تو کتاب کو محفوظ رکھنے والا ہو، اگر حفاظ اس کے ساتھ حدیث میں شامل ہوں تو ان کی موافقت کرنے والا ہو اور مدلس نہ ہو"۔5

متقدمین ائمہ حدیث نے راوی کی مذکورہ صفات کو کوئی خاص نام نہیں دیا تھا جبکہ متاخرین ائمہ حدیث نے ان اقوال میں غور و فکر کر کے ان کا خلاصہ دو لفظوں میں بیان کر دیا کہ اس راوی کی حدیث کو قبول کیا جائے گا جو عادل اور ضابط ہو، جیسا کہ امام ابن صلاح فرماتے ہیں: "جمہور ائمہ حدیث اور فقہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ راوی کی روایت کے مقبول ہونے کے لئے شرط ہے کہ وہ راوی عادل ہو اور جو وہ بیان کر رہا ہے اس کا ضابط ہو"۔6

2. عدالت کا مفہوم:

لفظِ عدالت "عدل" سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے "انصاف کرنا" اور یہ "ظلم" کے متضاد ہے۔7

محدثین کی اصطلاح میں عدالت کا مطلب یہ ہے کہ راوی مسلمان، عاقل و بالغ، اسبابِ فسق سے محفوظ، اخلاق کریمانہ کا پابند اور غیر اخلاقی امور سے اجتناب کرنے والا ہو۔ خطیب بغدادی عدل کی تعریف ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"بیشک عادل وہ راوی ہے جو فرائض اور اوامر کو ادا کرنے میں معروف ہو اور ممنوعہ کاموں اور فواحش سے اجتناب کرنے والا ہو اور اپنے افعال اور معاملات میں حق اور واجب کو تلاش کرنے والا ہو اور ایسے الفاظ سے بچنے والا ہو جو دین اور مروت کو عیب دار کر دیں جس انسان میں یہ اوصاف پائے جائیں تو وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اسے دین میں عادل اور حدیث بیان کرنے میں سچا تسلیم کیا جائے"۔8

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: عادل سے مراد وہ شخص ہے جس میں ایسا ملکہ ہو جو اسے تقویٰ اور اخلاقیات اپنانے پر ابھارے۔9

جن امور کی بنا پر کسی راوی کی عدالت مجروح اور اس کی روایت مردود ہوتی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

کفر، عدمِ بلوغت، مجنون، کذب، اتہام الکذب، فسق، بدعت، جہالت

لیکن ان سے متعلقہ بعض احوال میں محدثین نے راوی کی روایت کے قبول و عدم قبول کے حوالے سے اختلاف کیا ہے۔

3. صحتِ سماعِ حدیث کی عمر میں اختلافاتِ محدثین

روایتِ حدیث کے لئے راوی کا بالغ ہونا شرط ہے اگر بچپن میں روایت سنی ہو اور بلوغت کے بعد بیان کی جائے تو سلف کا اس کے قبول کرنے پر اجماع ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس، حسن و حسین اور محمود بن ربیع کی روایات ہیں۔10

لیکن کم سے کم کتنی عمر کے بچے کا سماع قابلِ قبول ہے اس میں محدثین کی مختلف آراء ہیں۔

- امام یحییٰ بن معین کی رائے یہ ہے کہ سماعِ حدیث کے لئے کم از کم عمر پندرہ سال ہونی چاہیے۔

5 Al-Shafi,Abu Abdullah Muhammad bin Adrees ,Al-risalah ,Tahqeeq:Ahmid Shakir (Misar:Maktaba Al-hilbiyah,Taba awal 1358H)1/369
6 Ibn Al-salah,Usman bin Abdurrehmam,Muqaddimah Ibn Al-Salah,Tahqeeq:Noor Al-deen Atr(Suriya:Maktaba,Dar Al-fikr1406H)P:104
7 Al-Johari,Abu Nsr Ismaeil bin Hammad,Al Sihah Taj al-lugah,Tahqeeq:Ahmid Abdulgafoor Attar(Beirut:Maktaba Dar Al-ilm lilmalayiyeen,Taba Chaharm 1407H)5/1760
8 Al-Khateeb Al-Baghdadi,Al-Kifaayah fi ilm Al-riwaayah,P:80.
9 Ibn e Hjar ,Abu Al-fazal Ahmed bin Ali bin Hjar,Nuzhath Al-nazar fi tozeehi Nukhbath Al-fikr,Tahqeeq:Abdullah bin Zifullah Al raheeli(Riyaz:Maktaba safer,Taba awwl1422H)p:69.
10 Al-Shokani,Muhammad bin Ali Al-Shokani,Arshadh Al-fahool ,Tahqeeq :Shakh Ahmid Azw enayah(Maktaba:Dar Al-kitab Al-arabi,Taba awwl 1419H)1/139.

موصوف فرماتے ہیں:"تحمل حدیث کے لئے کم از کم عمر پندرہ سال ہے کیوں کہ حضرت عبداللہ بن عمر کو چودہ سال کی عمر کی وجہ سے بدر کے دن لٹا دیا گیا تھا"۔11

امام یحی بن معین نے حضرت عبداللہ بن عمر کے واقعہ سے استدلال کیا ہے کہ چودہ سال کی عمر میں آپ ﷺ نے ان کو جہاد کے اہل نہیں سمجھا اس لئے اسے واپس لٹا دیا تھا لہذا چودہ سال کا بچہ تحمل حدیث کا بھی اہل نہیں ہوتا۔

- امام احمد بن حنبل سماعِ حدیث کے لئے عمر کی قید کے بجائے عقل اور ضبط کی شرط لگاتے ہیں کہ اس بچے

کا سماع درست ہے جو بات کو سمجھنے اور یاد رکھنے والا ہو، آپ سے پوچھا گیا کہ حدیث کے لئے بچے کا سماع کب جائز ہے تو فرمایا : " إِذَا عَقَلَ وَضَبَطَ "اسی طرح آپ سے ایک آدمی کے بارے میں کہا گیا کہ وہ پندرہ سال سے کم عمر کے سماع کو جائز نہیں سمجھتا تو موصوف نے اس کے قول کا انکار کیا اور فرمایا: " بِئْسَ الْقَوْلُ "یہ برا قول ہے۔12

- امام بخاری کی فقاہت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک پانچ سال کی عمر کا سماع درست ہے۔

موصوف صحیح بخاری میں "بَابٌ: مَتَى يَصِحُّ سَمَاعُ الصَّغِيرِ؟" کے تحت محمود بن ربیع کی حدیث نقل کرتے ہیں کہ:"نبی ﷺ نے ڈول سے جو کلی میرے چہرے پر کی وہ کلی مجھے یاد ہے اس وقت میں پانچ سال کا تھا"۔13

محمود بن ربیع نے جب نبی ﷺ کے اس فعل کو دیکھا اس وقت ان کی عمر پانچ برس تھی اس سے استدلال کرتے ہوئے امام بخاری کے نزدیک سماعِ حدیث کی درستگی کے لئے پانچ سال کی عمر ہے۔

راجح قول : ان اقوال کے علاوہ بھی محدثین کرام سے مختلف اقوال منقول ہیں لیکن صحیح بات یہ ہے کہ سماعِ حدیث کے لئے بنیادی چیز تمیز ہے یعنی سننے والا جو بات سنے اسے سمجھنے اور یاد رکھنے کی اہلیت رکھتا ہو، تابعین عظام اوران کے بعد سلف صالحین اپنے کم عمر بچوں کو حدیث کی مجالس میں بیٹھاتے لیکن کسی نے اس پر انکار نہیں کیا جیسا کہ امام زرکشی لکھتے ہیں:"اسی وجہ سے سلف اپنے بچوں کو عالی سند والے شیوخ سے جلدی سماع کرواتے"۔14

امام ابن صلاح فرماتے ہیں:"اس معاملے میں زیادہ مناسب یہ ہے کہ ہر بچے کی حالت کا الگ سے اعتبار کیا جائے گا اگر ہم کسی بچے کو پائیں کہ وہ سننے اور جواب دینے کا فہم رکھتا ہے تو اس کا سماع صحیح ہے اگرچہ وہ پانچ سال سے کم ہی ہو اگر ایسا نہیں تو ہم اس کا سماع درست تصور نہیں کریں گے خواہ وہ پانچ سال کا بلکہ پچاس کا بھی ہو جائے"۔15

4. حدیثِ رسول ﷺ میں جھوٹ سے توبہ کرنے والے راوی کا حکم

جو شخص حدیثِ رسول ﷺ میں عمداً جھوٹ بولتا ہے لیکن بعد میں اس سے رجوع اور توبہ کر لیتا ہے تو اس کی روایت کے قبول ورد میں اہل علم کا اختلاف ہے کہ توبہ کے بعد اس کی عدالت کو صحیح تسلیم کر کے اس سے روایات کو قبول کیا جائے گا یا اس کی عدالت کے مجروح ہی رہنے کی وجہ سے رد کر دی جائیں گی، ائمہ جرح وتعدیل کے اس کے متعلق دو نظریے ہیں:

11 Ibn e Hjar ,Abu Al-fazal Ahmed bin Ali bin Hjar,Fath Al-bari sharah Saheeh Al-bukhari (Beirut:Maktaba,Dar Al-marifah1379H)1/171.

12 Ibn Al-salah,Muqaddima Ibn Al-Salah,P:129

13 Al-Bukhari,Muhammah bin Ismail,Al Jami Al-Sahih Al-Bukhari (Beirute: Maktaba,Dar Tooq Al-Najat,Taba awwl 1422H)Hadith#77.

14 Al-zarkashi,Badar Al-deen Muhammad bin Abdullah,Al-nukt ala Muqaddima ibn Al-salah,Tahqeeq:Zain Al-abadien bin Muhammad Bilafreej(Riyaz:Maktaba Azwa Al-assalaf ,Taba awwl 1419H)3/465.

15 Ibn Al-salah,Muqaddima Ibn Al-Salah,P:130.

- ایک رائے یہ ہے کہ عمداً جھوٹ بولنے والے کی روایت کبھی بھی قابل قبول نہیں خواہ وہ توبہ بھی کرلے، بارگاہ الٰہی میں اس کی توبہ قبول ہوتی ہے یا نہیں اس کا تعلق اللہ کے ساتھ ہے لیکن ہم ظاہر کا اعتبار کرتے ہوئے اس کی روایات کو قبول نہیں کریں گے۔

یہ موقف امام ابونعیم فضل بن دکین، احمد بن حنبل، ابو بکر الحمیدی اور یحیی بن معین کا ہے۔16

امام احمد بن حنبل سے ایسے محدث کے بارے میں سوال کیا گیا جو صرف ایک بار حدیث میں جھوٹ بولے اور پھر توبہ کرلے تو آپ نے فرمایا: "تَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالَى، وَلَا يُكْتَبُ حَدِيثُهُ أَبَدًا"

"اس کی توبہ کا معاملہ اس کے اور اللہ کے درمیان ہے لیکن کبھی بھی اس کی حدیث نہیں لکھی جائے گی"۔17

یہ حکم تمام احادیث کے متعلق ہے خواہ ان کا تعلق احکام سے ہو یا فضائل سے، راوی حدیث وضع کرے یا کسی صحیح سند کے ساتھ ضعیف متن کو لگا کا بیان کردے خواہ ایک مرتبہ ہی ایسا کرے، تمام صورتیں کذب کے زمرے میں آئیں گی۔18

- دوسرا نظریہ یہ ہے کہ اگر کوئی راوی عمداً جھوٹ بولنے کے بعد سچی توبہ کرلیتا ہے تو اس کی روایت کو قبول کیا جائے گا، امام نووی اس موقف کے قائل ہیں۔19

امام نووی جمہور کے قول پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس مذہب پر کوئی دلیل نہیں بلکہ شرعی اصولوں کے خلاف ہے جب ایک شخص توبہ کے اصولوں کے مطابق توبہ کرتا ہے تو اصول یہ کہتا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے جس طرح کافر کے ایمان لانے کے بعد اس کی روایت اور شہادت قبول ہے اس طرح یہاں بھی قبول ہونا چاہیے دونوں میں کوئی فرق نہیں، ان ائمہ کی صرف یہ توجیہ کی جاسکتی ہے کہ اس طرح زجر و توبیخ اور توبیخ شدید کی جاسکتی ہے (تاکہ دوسرے کذابوں کے لئے نصیحت ہوجائے) اس لئے کہ اس کا ضرر قیامت تک پھیلتا اور شائع ہوتا رہے گا جب کہ مجرد کذب کا ضرر اتنا وسیع نہیں ہوتا۔20

راجح مسلک: امام احمد، حمیدی اور ابن دکین کا نظریہ ہی اقرب الی الصواب ہے کہ حدیث رسول ﷺ میں عمداً جھوٹ بولنے والے کی روایت کو توبہ کے بعد بھی قبول نہیں کیا جائے گا جیسا کہ امام سیوطی فرماتے ہیں: "زجر و توبیخ کی غرض سے حق بات وہی ہے جو امام احمد نے فرمائی"۔21

کیونکہ یہاں معاملہ شریعت کے تحفظ کا ہے اور وضع حدیث شریعت اسلامیہ کے لئے سم قاتل ہے جس کا نقصان پوری امت کیلئے ہے لہذا سد ذریعہ اور تحفظ سنت میں احتیاط کا تقاضہ یہی ہے کہ ایسے راوی کی روایت کو کبھی بھی قبول نہ کیا جائے۔

امام نووی کا ایسے راوی کو کافر پر قیاس کرنا درست نہیں اسلئے کہ کافر کا حالت کفر یعنی شر سے حالت ایمان یعنی خیر کی طرف آنا ہے اور یہاں راوی کا حالت خیر سے شر کی طرف جانا ہے، لہذا دونوں میں فرق ہے اور توبہ کا معاملہ اللہ اور بندے کے درمیان ہے یہاں قیاس ہو ہی نہیں سکتا

---

16 Al-hazmi,Abu bakr Muhammad bin Musa,Shuroot Al-Aima Al-khamsa,Tahqeeq: Muhammad Zaid Al-kosari (Maktaba :Al-azhariya litturas)P:22.
17 Al-Khateeb Al-Baghdadi,Al-Kifaayah fi ilm Al-riwaayah,P:117.
18 Al-Sakhavi ,Abu Al-Khyar Muhammah bin Abdurrehman,Fath Al-mugees, Tahqeeq:Ali Husain Ali (Misar :Maktaba Al-Sunnah,Taba awwl 1424H)2/74.
19 Al-Nawawi,Abu Zakariyya Yahya bin Sharaf, Al-taqreeb wa Al-taisir ,Tahqeeq: Muhammad Usman Al-Khashat(Beirut:Maktaba Dar Al-Kitab Al-Arabi1405H)P:51.
20 Al-Nawawi,Abu Zakariyya Yahya bin Sharaf, Al-Minhaj Sharah Muslim bin Al-Hajjaj (Beirut:Maktaba,Dar Ehya Al-turas Al-arabi .Taba doom 1392H)1/70.
21 Al-Sauti,Abdurrehman bin Abi bkr,Tadreeb Al-rawi ,Tahqeeq:Abu Qutibah Nazr Muhammad Al-Faryabi(Maktaba Dar Taybah)P:391 .

اور پھر ایسا شخص اپنی توبہ کی خبر میں بھی جھوٹا ہو سکتا ہے۔

5. غیر حدیث میں جھوٹ سے توبہ کرنے والے راوی کا حکم

راوی اگر حدیث رسول ﷺ کے بجائے عام لوگوں کے ساتھ کلام میں جھوٹ بولتا ہو پھر اس سے توبہ کرلے تو کیا اس کی روایت قبول کی جائے گی یا نہیں؟ ائمہ جرح تعدیل کا اس میں بھی اختلاف موجود ہے۔

- امام احمد اور امام ابن دکین کے ذکر کردہ اقوال سے تو بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ بولنے والے راوی کی روایت کو مطلقاً مقبول نہیں کرتے خواہ وہ حدیث میں جھوٹ بولے یا عام لوگوں سے گفتگو میں۔

امام ابو بکر الصیرفی بھی مطلقاً قبول نہیں کرتے چناچہ آپ فرماتے ہیں: "اہل نقل میں سے جھوٹ کی وجہ سے جس کی روایت کو ہم ساقط کردیں اس کی توبہ کے ظاہر ہونے کے بعد بھی اس سے قبول نہیں کرتے اور جس کی روایت کو ہم ضعیف قرار دے دیں پھر ہم اسے اس کے بعد قوی نہیں بناتے"۔22

- کچھ محدثین کی رائے یہ ہے کہ اگر راوی عام گفتگو میں جھوٹ سے توبہ کرلیں تو اس کی روایت کو قبول کیا جائے گا۔ امام عراقی فرماتے ہیں: "عام لوگوں کے ساتھ جھوٹ بولنا فسق کے اسباب میں سے ہے جو اس سے توبہ کرلے اس کی روایت کو قبول کیا جائے گا"۔23 امام ابن کثیر کی بھی یہی رائے ہے۔24

راجح موقف: راجح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ عام گفتگو میں جھوٹ بولنے والا اگر سچی توبہ کرلے تو اس کی روایت کو قبول کیا جائے گا کیوں کہ عام لوگوں سے جھوٹ بولنا اسباب فسق میں سے ہے اور اگر کوئی توبہ سے اس سبب کو ختم کرلے تو اس کی روایت کو قبول کیا جائے گا۔

6. شیخ کا روایتِ حدیث سے انکار

عدالتِ راوی کے حوالے سے ایک اختلافی مسئلہ یہ بھی ہے کہ ایک ثقہ راوی کسی ثقہ شیخ سے روایت نقل کرتا ہے لیکن جب مروی عنہ (جس سے روایت کی گئی ہے) سے اس کی روایت کے بارے میں پوچھا جائے تو وہ اس کا انکار کردے کہ یہ میری بیان کردہ روایت نہیں، کیا شیخ کا انکار کرنا، حدیث بیان کرنے والے راوی کی عدالت پر اثر انداز ہوگا یا نہیں اور اس کی روایت کا اعتبار کیا جائے گا یا نہیں؟ اس میں محدثین کے مختلف اقوال ہیں۔

- جمہور محدثین امام بخاری، مسلم اور شافعی وغیرہ کا موقف یہ ہے کہ فرع (حدیث بیان کرنے والے راوی) کی روایت کو قبول کیا جائے گا جب تک اصل (جس سے حدیث بیان کی گئی ہے) کی طرف سے کذب کی صراحت اور نفی جازم نہ ہو۔

جیسا کہ صحیح مسلم میں حدیث ہے: عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُخْبِرُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ»

اسکے راوی عمرو نے جب اس حدیث کا ذکر ابو معبد سے کیا تو انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا: "لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهَذَا" "میں نے تمہیں یہ حدیث بیان نہیں کی" اس پر عمرو نے کہا کہ آپ نے مجھے پہلے یہ بیان کی تھی"۔25

---

22 Ibn Al-salah,Muqaddima ibn Al-Salah,P:116.
23 Al-Eraqi,Zain Al-Deen Abdurreheem bin Al-Husani, Sharah Alfiyah Al-Eraqi, Tahqeeq :Abdullateef Al-hameem-Mahir Yaseen(Beirut: Dar Al-kutab Al-ilmia ,Taba awwl 1423H)1/360.
24 Al-Sakhavi,Fath Al-mugees,2/77.
25 Al-Muslim,Muslim bin Hajjaj,Sahih Al-Muslim ,Tahqeeq:Muhammad Fuaad

امام نووی فرماتے ہیں: امام مسلم کا اس حدیث سے حجت لینا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک اس طرح کی بیان کی گئی حدیث صحیح ہے کہ محدث سے جب کوئی ثقہ راوی حدیث بیان کرے تو وہ محدث اس کا انکار کر دے۔ یہی مذہب جمہور محدثین فقہاء اور اصولیین کا ہے وہ کہتے ہیں کہ جب شیخ شک یا نسیان کی وجہ سے حدیث کا انکار کرے یا وہ کہے کہ مجھے یاد نہیں کہ میں نے آپ کو یہ حدیث بیان کی ہے یا اس طرح کا کوئی لفظ بولے تو ایسی صورت میں اس حدیث سے احتجاج کیا جائے گا۔26

امام بخاری اور دیگر ائمہ نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور انہوں نے شیخ کے انکار کو نسیان پر محمول کیا ہے"۔27

- امام احمد بن حنبل کا موقف یہ ہے کہ شاہد پر قیاس کرتے ہوئے ایسے راوی کی روایت کو رد کیا جائے گا۔28

اس اختلاف کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ایسی صورت میں اعتبار فرع (یاد رکھنے والے راوی) کا کیا جائے گا یا بھولنے والے اصل (شیخ) کا ،جمہور کہتے ہیں کہ اعتبار فرع کی بات کا کیا جائے کیوں کہ اصل کا بھول جانا، بھولی ہوئی چیز پر عمل کو ساقط نہیں کرتا۔29 جبکہ دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ اعتبار اصل کا کیا جائے گا اور فرع کی بات کو رد کر دیا جائے گا۔

راجح قول: اس میں قدرے تفصیل ہے: یا تو شیخ وثوق سے راوی کی تردید کرے گا یا پھر بغیر وثوق کے، اگر وثوق سے تردید کرے پھر یا تو روایت کرنے والے کی واضح تکذیب بیان کرے گا یا نہیں، اگر وثوق سے انکار نہیں کرتا مثلاً کہتا ہے کہ مجھے یاد نہیں تو اس پر محدثین کا اتفاق ہے کہ اس راوی کی حدیث کو قبول کیا جائے گا کیونکہ راوی ثقہ ہے اور شیخ نے اس میں کوئی طعن بھی نہیں کیا اور اگر شیخ وثوق سے انکار کرے اور راوی کی واضح تکذیب کرے تو محدثین کا اتفاق ہے کہ اس کی روایت کو رد کر دیا جائے گا کیونکہ راوی کا یقین سے کہنا کہ شیخ نے حدیث بیان کی ہے اس سے شیخ کے اس دعوے کی تکذیب ہوتی ہے کہ راوی نے مجھ پر جھوٹ بولا ہے لہٰذا دونوں میں سے کسی کی بات کو قبول نہیں کیا جائے گا اور اگر شیخ یقین سے انکار کر دے لیکن راوی پر جھوٹ کی وضاحت نہ کرے تو محدثین کے ہاں راجح یہ ہے کہ اس کی روایت کو قبول کیا جائے گا۔30

امام احمد کا مذکورہ قول اگرچہ جمہور محدثین کے خلاف ہے لیکن موصوف سے ایک اور صحیح قول یہ بھی منقول ہے کہ اگر شیخ کا انکار نسیان کی بنا پر ہو اور وہ راوی کی تکذیب نہ کر رہا ہو تو اس راوی کی روایت پر عمل کیا جائے گا۔31

7. حدیث پر اجرت لینے والے راوی کا حکم

عہد صحابہ و تابعین کے بعد کچھ لوگوں نے حدیث بیان کرنے پر اجرت کا مطالبہ شروع کر دیا جس کی وجہ سے یہ مسئلہ زیر بحث آیا کہ حدیث پر اجرت لینے کی وجہ سے راوی کی عدالت میں نقص واقع ہو گا یا نہیں اور اس کی روایت کو قبول کیا جائے گا یا نہیں؟ اس مسئلے میں بنیادی طور پر محدثین کے دو قول ہیں:

- امام ابو حاتم اور امام احمد کی رائے یہ ہے کہ حدیث پر اجرت لینے والے راوی کی روایت کو قبول نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ خلافِ مروت کام ہے اور دنیاوی لالچ میں ایسے لوگوں سے جھوٹ بولنے کا شبہ ہوتا ہے۔

امام بو حاتم رازی سے حدیث پر اجرت پر اجرت لینے والے شخص کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: "اس سے حدیث نہیں لکھی جائے گی"۔ ایسے راوی

Abdulbaqi(Beirut:Maktaba Dar Ehya Al-Turas Al-arabi)Hadith#583.
26 Al-Nawawi, Al-Minhaj Sharah Muslim bin Al-hajjaj ,5/84.
27 Al-Sakhavi,Fath Al-mugees,2/82.
28 Al-Sakhavi,Fath Al-mugees,2/83.
29 Al-Eraqi, Sharah Alfiyah Al-Eraqi,1/362.
30 Ibn Hjar ,Fath Al-bari sharah Sahih Al-Bukhari ,2/326.
31 Al-Amadi,Ali bin abi Ali bin Muhammad,Al-Ahkam fi Usool Al-Ahkam ,Tahqeeq: Abdurrazaq Afeifi(Beirut:Maktaba Al-maktab Al-islami)2/107.

سے حدیث بیان کرنے سے اس لئے منع کیا تا کہ اس راوی کے برے گمان سے بچا جا سکے کیونکہ جو روایتِ حدیث پر اجرت لیتا ہے وہ اس کے اضافے پر پھسل جاتا ہے اور حاصل ہونے والی اجرت کی وجہ سے ایسی حدیث کا دعوی کرتا ہے جو اس نے سنی نہیں ہوتی۔32 امام احمد سے پوچھا گیا کہ کیا حدیث بیچنے والے راوی سے روایت لکھی جائے گی؟ تو موصوف نے فرمایا:"نہیں، اس میں کوئی خیر نہیں"۔33

- امام ابو نعیم فضل بن دکین اور علی بن عبد العزیز المکی وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ حدیث پر اجرت لینے والے کی روایت کو قبول کیا جائے گا۔34

کیونکہ بعض اوقات محدث صاحبِ اہل وعیال اور معاشی لحاظ سے کمزور ہوتا ہے اور پھر حدیث کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنے کی وجہ سے کسب معاش کو بھی ترک دیتا ہے تو ایسی صورت میں حدیث پر اجرت لینا جائز ہے اور ایسے راوی سے حدیث بیان کرنا بھی جائز ہے۔ امام ابن دکین فرماتے ہیں:"اجرت لینے کی وجہ سے وہ مجھ پر ملامت کرتے ہیں جبکہ میرے گھر میں تیرہ افراد ہیں اور گھر میں روٹی ایک بھی نہیں"۔35

علماء کا یہ اختلاف محدث کا شاگردوں سے تعلیمِ حدیث پر اجرت لینے میں ہے لیکن اگر محدث مسلمانوں کے بیت المال میں سے اپنی اور اپنے اہل عیال کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مال لیتا ہے تو اس میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں۔36

راجح قول: صحیح بات یہ ہے کہ حدیث کو آگے پہنچانا امانت ہے اور ادائے امانت پر اجرت لینا یہ درست نہیں، لیکن روایتِ حدیث اور تعلیمِ حدیث میں فرق ہے راوی کی حیثیت سے روایت کرنے پر اجرت نہیں لی جا سکتی البتہ تعلیمِ حدیث پر اجرت لینا جائز ہے جیسا کہ تعلیمِ قرآن پر اجرت لینا جمہور محدثین کے نزدیک جائز ہے کیوں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:"جن چیزوں پر تم اجرت لیتے ہو ان میں کتاب اللہ کا زیادہ حق ہے (کہ اس پر اجرت لی جائے)"۔37

8. بدعتی راوی کا حکم

دین میں بدعات اختیار کرنے والے راوی کی روایات قبول کرنے کے حوالے سے ائمہ جرح وتعدیل کی مختلف آراء ہیں:

- بعض محدثین بدعتی راوی کی احادیث کو مطلقا رد کرتے ہیں خواہ اس کی بدعت مکفرہ ہو یا غیر مکفرہ۔

یہ قول امام حمیدی، مالک، اور ابن عیینہ وغیرہ کا ہے۔38

ان محدثین کے نزدیک اہل بدعت کی روایات کو ان کے کفر وفسق، ان کے جھوٹ سے عدمِ تحفظ اور اہل بدعت کی حوصلہ شکنی کی غرض سے رد کیا جائے گا۔39

- بعض محدثین کہتے ہیں کہ اگر بدعتی پر جھوٹ بولنے کا الزام نہ تو اس کی روایات کو قبول کیا جائے گا یہ موقف امام ابن المدینی اور امام شافعی وغیرہ کا ہے۔40

---

32 Al-Khateeb Al-Baghdadi,Al-Kifaayah fi ilm Al-riwaayah,P:154.
33 Al-Khateeb Al-Baghdadi,Al-Kifaayah fi ilm Al-riwaayah,P:154.
34 Ibn Al-salah,Muqaddima ibn Al-Salah,P:119.

35 Al-Sakhavi,Fath Al-mugees,2/96.
36 Al-Sunani,Muhammad bin Ismaeil,Tozeh Al-afkar,Tahqeeq :Abu Abdurrehman Salah bin Muhammad (Beirut:Maktaba Dar Al-kutab Al-elmiah,Tabab awwl 1417H)
Hashiyah,2/153.
37 Al Sakhavi,Fath Al-mugees,2/100.
38 Ibn Rajab ,Sharh elal Al-Tirmadhi,1/356.
39 Ibn Rajab ,Sharh elal Al-Tirmadhi,1/357.

40 Ibn Rajab ,Sharh elal Al-Tirmadhi,1/356.

امام ابن المدینی کہتے ہیں: "اگر میں اہل بصرہ سے قدریہ ہونے کی بناپر اور اہل کوفہ سے تشیع کی بناپر حدیث لکھنا چھوڑ دوں تو کتابیں خراب ہو جائیں گی (یعنی احادیث ختم ہو جائیں گی)"۔41

خوارج کی احادیث کے متعلق امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ: خوارج اگرچہ اسلام سے اس طرح نکلنے والے ہیں جس طرح تیر شکار سے آرپار نکل جاتا ہے اور دس وجوہات کی بناپر (جن کو امام بخاری اور مسلم نے اپنی صحیحین میں روایت کیا ہے) نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کے ساتھ قتال کا حکم دیا ہے، صحابہ اور علماءِ مسلمین بھی ان کے ساتھ قتال پر متفق ہیں اس کے باوجود وہ عمداً جھوٹ نہیں بولتے بلکہ وہ سچائی میں معروف ہیں حتی کہ یہ کہا گیا کہ ان کی احادیث صحیح ترین احادیث میں سے ہیں۔42

- امام احمد، ابن معین، ابن مبارک اور ابن مہدی وغیرہ کی رائے ہے کہ جو راوی اپنی بدعت کا داعی ہو گا اس کی روایت کو قبول نہیں کیا جائے گا اور جو اپنی بدعت کا داعی نہیں ہو گا اس کی روایت کو قبول کیا جائے گا۔43

امام احمد فرماتے ہیں: "مرجئہ سے حدیث روایت کرو اور قدریہ سے حدیث لکھی جائے گی اگر وہ بدعت کے داعی نہ ہوں"۔44

راجح قول: صحیح بات یہ ہے کہ اگر اہل بدعت جھوٹ کو حرام سمجھتے ہوں اور بدعت کے داعی نہ ہوں تو ان کی روایات کو قبول کیا جائے گا جیسا کہ صحابہ کرام اور تابعین عظام جب دیکھتے کہ خوارج سچائی کو اپنانے اور کذب سے اعراض کرتے ہیں اور اپنے آپ کو برے افعال سے محفوظ رکھتے ہیں اور گناہ کرنے والوں کی مذمت کرتے ہیں اور ان کی بیان کردہ آحادیث ان کی آراء کے مخالف ہیں تو ان کی احادیث کو قبول کرتے تھے ۔45

کیونکہ راوی میں اصل چیز عدالت اور ضبط ہے اس کا بدعتی مثلاً مرجئ، شیعی، قدری یا معتزلی وغیرہ ہونا مضر نہیں۔

امام ذہبی، ابان بن تغلب کے ترجمہ میں لکھتے ہیں: "ابان بن تغلب کوفی کو شیعہ کہا گیا ہے لیکن یہ صدوق ہے ہمارے لئے تو اس کی سچائی ہے اور اس کی بدعت کا وبال اسی پر ہے"۔46

لیکن جس نے شریعت کے کسی متواتر اور ضروری عمل کا انکار کیا تو اس کی روایت کو رد کیا جائے گا۔47

9. مجہول الحال راوی کی روایت کا حکم

مجہول الحال یعنی ایسا راوی کہ جس سے روایت کرنے والے تو دو یا دو سے زیادہ ہوں لیکن کسی نے اس کی توثیق نہ کی ہو اس کی روایت کے قبول یا عدمِ قبول میں محدثین کی مختلف آراء ہیں۔

- ایک رائے یہ ہے کہ مجہول الحال راوی کی روایت کو رد کر دیا جائے گا کیونکہ کسی حدیث کی صحت کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کا راوی عادل ہو لیکن جب راوی کی عدالت معلوم ہی نہ ہو تو اس کی حدیث کو کیسے قبول کیا جاسکتا ہے۔ یہ رائے امام احمد، شافعی اور دیگر محدثین کی ہے۔48

---

41 Al-Khateeb Al-Baghdadi,Al-Kifaayah fi ilm Al-riwaayah,P:129.
42 Ibn Tamiyyah,Taqi Al-deen Ahmid bin Abdulhaleem ,Minhaj Al-sunnah Al-nbviyyah,Tahqeeq :Muhammah Rashad Salim(Saodiyah:Nashir :Jamia Al-emam Muhammad bin Saod Al-islamia,Taba awwl 1406H)1/68.
43 Ibn Rajab ,Sharh elal Al-Tirmadhi,1/356.
44 Ibn Al-salah,Muqaddima Ibn Al-Salah,P:115.
45 Al-Khateeb Al-Baghdadi,Al-Kifaayah fi ilm Al-riwaayah,P:125.
46 Al-Zahabi,Shams Al-Deen Muhammad bin Ahmed,Meezan Al-aitidal fi nakq Al-rijal, Tahqeeq,Ali Muhammah Al–Bjavi(Beirut:Maktaba Dar Al-marifa litabaat wa Al-nashar,Taba awwl 1382H)1/5.
47 Ibn Hjar, Nuzha Al-nazar ,P:103.
48 Al-Amadi ,Al-Ahkam fi Usool Al-Ahkam ,2/78.

امام شافعی فرماتے ہیں: "جب تک عدالت جان نہ لی جائے روایت قبول نہیں کی جائے گی "۔49

امام ابن المواقف نے اس رائے کو امام ابوحاتم رازی کی طرف بھی منسوب کیا ہے۔50

- ایک رائے یہ ہے کہ مجہول الحال کی روایت کو قبول کیا جائے گا کیونکہ راوی کی ذات کی معرفت اس کی عدالت کی معرفت سے مستغنی کر دیتی ہے۔ امام ابن المواقف نے اس رائے کو امام بزار اور دار قطنی کی طرف منسوب کیا ہے۔51
- بعض ائمہ کی رائے یہ ہے کہ اگر راوی سے ایک یا دو روایت کرنے والے کبھی غیر عادل سے روایت نہیں کرتے تو اس کی روایت کو قبول کیا جائے گا ورنہ نہیں۔52

راجح قول: پہلی رائے ہی راجح ہے کہ مجہول الحال کی روایت کو قبول نہیں کیا جائے گا۔53 کیونکہ قبولِ روایت کے لئے راوی کا عادل ہونا ضروری ہے اور کسی راوی سے ایک یا دو لوگوں کے محض روایت کرنے سے اس کی عدالت ثابت نہیں ہوتی بلکہ ثبوتِ عدالت کے لئے اس کے باطنی احوال اور سیرت کی معرفت بھی ضروری ہے۔ اسی حوالے سے امام ابن رشید رقمطراز ہیں: ایک یا دو کے روایت کرنے سے مجہول الحال کو کوئی فرق نہیں پڑتا جب تک کوئی اس کی عدالت کی وضاحت نہ کر دے لیکن کسی شخص سے ثقہ راویوں کا کثرت سے روایات بیان کرنا اس کے بارے میں حسن ظن کو تقویت دیتا ہے۔54

10. ثقہ محدث کے روایت کرنے سے عدالتِ راوی کا حکم

ثبوتِ تعدیل کے حوالے سے ائمہ جرح وتعدیل کے مابین یہ بھی اختلافی مسئلہ ہے کہ اگر کوئی ثقہ محدث کسی راوی سے حدیث بیان کرتا ہے تو کیا اس ثقہ کے روایت کرنے سے ہی راوی کی تعدیل ثابت ہو جائے گی یا نہیں؟ اور اس کی حدیث کو قبول کیا جائے گا یا نہیں؟۔ اس مسئلے میں محدثین کی تین آراء ہیں:

- بعض محدثین کی رائے یہ ہے کہ ثقہ کا کسی راوی سے روایت کرنا اس راوی کی مطلقا تعدیل ہوتی ہے۔
  امام احمد کے اصحاب نے موصوف سے ایک قول اسی رائے کے مطابق نقل کیا ہے۔55

اس رائے کے حاملین کی دلیل یہ ہے کہ اگر اس راوی میں کوئی قابل جرح بات ہوتی تو حدیث بیان کرنے والا محدث ضرور بیان کر دیتا اگر اس نے بیان نہیں کیا تو گویا وہ دین میں دھوکہ کرنے والا ہے۔56

- بعض ائمہ جرح وتعدیل کہتے ہیں کہ ثقہ کا کسی راوی سے روایت کرنا اس کی مطلقا تعدیل نہیں ہوتی اور نہ ہی ایسے راوی کی روایت کو قبول کیا جائے گا کیونکہ ممکن ہے کہ وہ ثقہ محدث ایسے راوی سے روایت کرے جس کی عدالت کے بارے میں وہ جانتا ہی نہ ہو۔57
- بعض ائمہ نقاد کی رائے یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا ثقہ راوی حدیث بیان کرے جو ہمیشہ ثقہ سے ہی بیان کرتا ہے تو اس کا بیان

---

49 Al-Shokani,Arshadh Al-fahool,1/147.
50 Al-Sakhavi,Fath Al-mugees, 2/53.
51 Al-Sakhavi,Fath Al-mugees,2/54.
52 Al-Shokani,Arshadh Al-fahool,1/147.
53 Abdullkreem bin Abdullah Al-khazeer,Al-Hadees Al-zaeif wa hukm al-ahtijaj bihi (Riyaz:Makataba Dar Al-minhaj1425H)P:175.
54 Al-Sakhavi,Fath Al-mugees,2/54.
55 Ibn Rajab ,Sharh elal Al-Tirmadhi,1/376.
56 Al-Sauti, Tadreeb Al-rawi ,1/370.
57 Al-Sakhavi,Fath Al-mugees ,2/42.

کرنا راوی کی تعدیل ہوگی۔یہ موقف امام بخاری، مسلم اور شافعی وغیرہ کا ہے۔58

راجح قول: حقیقت یہ ہے کہ ثقہ محدث کا کسی راوی سے روایت بیان کرنا اسکی مطلقا تعدیل نہیں ہوتی کیونکہ بیشمار ثقات نے بہت سے ضعیف رواۃ سے بھی(مختلف اغراض کے پیش نظر)احادیث بیان کی ہیں۔59 اس لئے صحیح موقف یہ ہے کہ اگر بیان کرنے والا ہمیشہ ثقہ راوی سے ہی بیان کرتا ہے اس کا بیان کرنا تو راوی کے عادل ہونے کی دلیل ہوگی لیکن اگر وہ ہمیشہ ثقہ سے بیان نہیں کرتا تو محض اس کے بیان کرنے سے راوی کی تعدیل ثابت نہیں ہوگی۔امام احمد کی صحیح رائے بھی یہی ہے۔60

11. ثبوتِ تعدیل کے لئے رواۃ کی تعداد

جب تک ائمہ جرح تعدیل سے راوی کی عدالت ثابت نہ ہو جائے وہ راوی قابل حجت نہیں ہوتا لیکن محدثین کے مابین اس بات میں اختلاف ہے کہ کتنے لوگوں کی گواہی سے راوی کی عدالت ثابت ہوگی۔61

- امام بخاری کی رائے یہ ہے کہ راوی کی ثبوتِ تعدیل کے لئے ایک آدمی کی گواہی کافی ہے۔

موصوف نے صحیح بخاری میں "باب تعديل كم يجوز" کے تحت حدیثِ عمر کو نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جس مسلمان کے بارے میں چار لوگ خیر کی گواہی دے دیں اللہ اس کو جنت میں داخل فرمادیتا ہے حضرت عمر کہتے ہیں ہم نے کہا اور تین لوگ!(گواہی دیں تب بھی جنت ملے گی) آپ ﷺ نے فرمایا:اور تین بھی،میں نے کہا اور دولوگ!آپ ﷺ نے فرمایا: اور دو بھی،پھر ہم نے ایک کے بارے میں سوال نہیں کیا"۔62

امام ابن بطال فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کے اس قول" ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ" میں بڑا لطیف اشارہ ہے کہ وہ اس معاملے میں ایک شخص کے قول پر بھی اعتماد کرتے تھے لیکن انہوں نے اس مقام پر ایک آدمی (کی گواہی) کے حکم کے متعلق سوال نہیں کیا"۔63

- امام ابو عبید کا موقف یہ ہے کہ کم از کم تین آدمیوں کی گواہی سے کسی راوی کی تعدیل ثابت ہوگی۔64

موصوف نے حدیثِ قبیصہ سے حجت لی ہے جس میں بتایا گیا کہ کن لوگوں کے لئے مال کا سوال کرنا جائز ہے۔

حدیث کے الفاظ ہیں:"اس آدمی کے لئے بھی سوال کرنا جائز ہے جسے فاقہ پہنچے اور اس کی قوم میں سے تین صاحب عقل وشعور اس کے بارے میں گواہی دے دیں"۔65 امام ابو عبید فرماتے ہیں کہ جب دنیاوی ضرورت کے حوالے سے تین لوگوں کی گواہی کا حکم ہے تو اس کے علاوہ (یعنی روایتِ حدیث) میں تو یہ بلاولیٰ ضروری ہے۔66

- بعض محدثین کہتے ہیں کہ گواہی میں جرح وتعدیل ثبوت کی طرح حدیث میں بھی تعدیل دو لوگوں سے ہی ثابت ہوگی۔67

قاضی ابو بکر الباقلانی نے اکثر فقہاء اہل مدینہ سے نقل کیا ہے کہ ثبوتِ تعدیل کے لئے دو لوگوں کی شرط ہے کیوں کہ تزکیہ ایسا وصف ہے

---

58 Al-Sakhavi,Fath Al-mugees ,2/44.
59 Ibn Rajab ,Sharh elal Al-Tirmadhi ,1/376.
60 Ibn Rajab ,Sharh elal Al-Tirmadhi ,1/376.
61 Al-Eraqi,Sharah Alfiyah Al-Eraqi ,1/328.
62 Al-Bukhari ,Al-Jami Al-Sahih Al-Bukhari ,Hadith#2643.
63 Ibn Hjar ,Fath Al-bari sharah Sahih Al-Bukhari ,5/252.

64 Al-Sakhavi,Fath Al-mugees ,2/10.
65 Al-Muslim ,Sahih Al-Muslim ,Hadith#1044.
66 Al-Sakhavi,Fath Al-mugees ,2/10.
67 Ibn Al-salah,Muqaddima ibn Al-Salah ,P:109.

جو اپنے ثبوت کے لئے دو عادل لوگوں کا محتاج ہے۔68

راجح موقف: امام بخاری کی رائے ہی درست ہے کیونکہ جیسے قبولِ حدیث کے لئے رواۃ کے عدد کی کوئی شرط نہیں بلکہ خبرِ واحد بھی قابل حجت ہے اسی طرح راوی کی ثبوتِ تعدیل کے لئے بھی گواہوں کے عدد کی کوئی شرط نہیں بلکہ ایک محدث کی گواہی سے بھی تعدیل ثابت ہو جائے گی، امام ابن صلاح اور خطیب بغدادی نے بھی اسی رائے کو درست قرار دیا ہے۔69

امام ابو عبید نے جو حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جس طرح دنیاوی معاملات میں تین لوگوں کی گواہی لی جائے گی اسی طرح ثبوتِ تعدیل کے لئے بھی کم از کم تین لوگوں کی گواہی ضروری ہے یہ درست نہیں بلکہ اس حدیث کو اس شخص کے حق میں استحباب پر محمول کیا جائے گا جس کے پاس پہلے مال تھا پھر وہ کسی آفت کی وجہ سے ختم ہو گیا تو تین لوگوں سے اس کے متعلق گواہی لینا مستحب ہے۔70

12. خلاصہ بحث:

کسی بھی راوی کی حدیث کو قبول کرنے کے لئے اس کا عادل اور ضابط ہونا ضروری ہے عدالت کا عدمِ وجود قبولیتِ حدیث کے مانع ہوتا ہے اور عادل وہ راوی ہے جو اپنے دینی حقوق و فرائض ادا کرنے والا ہو، اپنے قول و فعل اور اعمال و کردار میں مستقیم ہو، مروت و تقوی اور صدق وصفا جیسی خوبیوں سے مزین ہو، شرک و بدعات، فسق و فجور اور غیر اخلاقی کاموں سے اجتناب کرنے والا ہو۔

ائمہ جرح و تعدیل نے اصول حدیث اور جرح و تعدیل کی بیشمار کتب میں راوی کی عدالت سے متعلقہ ان اسبابِ طعن کا تذکرہ کیا ہے جن کے پائے جانے سے بلا اتفاق راوی کی عدالت مجروح اور اس کی روایت ناقابل اعتبار ہو جاتی ہے لیکن ان اسبابِ طعن سے متعلقہ بعض امور میں محدثین نے راوی کی روایت کے قبول ورد کے حوالے سے اختلاف کیا ہے۔

مثلاً: سماعِ حدیث کی درستگی کے لئے راوی کی کم از کم عمر، حدیث رسول ﷺ میں جھوٹ سے توبہ کرنے والے راوی کا حکم، غیر حدیث میں جھوٹ سے توبہ کرنے والے راوی کی روایت کا حکم، اگر راوی کا شیخ اس کی بیان کردہ حدیث کا انکار کر دے تو اس راوی کی روایت کا حکم، حدیث پر اجرت طلب کرنے والے راوی کی روایت کا حکم، دین میں بدعت اختیار کرنے والے راوی کا حکم، مجہول الحال راوی کی روایت کا حکم، ثقہ محدث کے روایت کرنے سے عدالتِ راوی کے ثبوت کا حکم اور ثبوتِ عدالت کے لئے رواۃ کی تعداد وغیرہ۔

یہ وہ مسائل ہیں جن میں محدثین نے اختلاف کیا ہے اور راوی کی روایت کے قبول وعدم قبول کے حوالے سے مختلف آراء بیان کی ہیں اس مضمون میں محدثین کے ان اختلافات کے اسباب کا جائزہ لے کر دلائل کی روشنی میں راجح قول کی وضاحت کی گئی ہے۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

68 Al-Sakhavi,Fath Al-mugees ,2/10.
69 Ibn Al-salah,Muqaddima ibn Al-Salah ,P:109.
Al-Khateeb Al-Baghdadi,Al-Kifaayah ,P:96.
70 Al-Sakhavi,Fath Al-mugees ,2/11.